سوال۔ اسلام کا تصورِ حیات دیگر مذاہب کے تقابل میں منفرد ہے۔ بحث کریں

جواب۔ **اسلام کا تصورِ حیات دیگر مذاہب کے تقابل میں:**

تعارف:

اسلام ایک دین ہے مذہب نہیں ہے۔ یہ انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہے اور یہ دیگر مذاہب کی طرح صرف عبادات اور رسومات تک محدود نہیں ہے بلکہ یہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اسلام کا اصل پیغام یہ ہے کہ نبی پاک ؐ کی تعلیمات کی روشنی میں دل کی دنیا سے لے کر تہذیب و تمدن کے ہر گوشے تک خالقِ حقیقی کی مرضی پوری ہو اور اسی کی زمین پر صرف اسی کا قانون ہو۔ اسلام زندگی سے فرار نہیں بلکہ زندگی کی تعمیر کی تعلیم دیتا ہے اور پوری زندگی کو سنوارنے کے لیے ہدایت کا ایک مکمل نظام بھی پیش کرتا ہے۔ ہدایت کے اسی نظام کا نام دین ہے اور اسلامی نظریہ حیات یا اسلامی آئیڈیالوجی ہے۔

دین کا مفہوم:

ویسے تو عربی زبان میں لفظ دین کے بہت سارے معنی ہیں لیکن قرآن میں دین کو ایک جامع اصطلاح کی حیثیت سے پیش کیا گیا ہے۔ قرآن میں اس سے مراد ایک ایسا نظامِ زندگی ہے جس میں انسان کسی کا اقتدارِ اعلیٰ تسلیم کر کے اس کی اطاعت و فرمانبرداری کرے۔ اس کے حدود و ضوابط اور قوانین کی پابندی کرے۔ اس کی فرمانبرداری پر عزت اور انعام کا مستحق ہو اور اس کی نافرمانی پر ذلت و خواری اور سزا سے ڈرے۔ قرآن میں ایک جگہ ارشاد ہے: **الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا (القرآن)**

ترجمہ: آج ہم نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو (بطور) دین پسند کیا۔

ان الدین عند اللہ الاسلام (القرآن)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے۔

ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ (القرآن)

ترجمہ: اور جو اسلام کے علاوہ کوئی اور دین تلاش کرے گا اس سے وہ دین ہرگز مقبول نہیں کیا جائے گا۔ (القرآن)

جیسا کہ اوپر بیان کیا ہے کہ اسلام ایک دین ہے مذہب نہیں ہے۔ اسلام کے لغوی معنی اطاعت، جھکنے، سر خم تسلیم کرنے اور مکمل سپردگی کے ہیں۔
اسلام کے لفظی معنی امن، سلامتی اور آشتی کے ہیں۔

اسلامی نظریہ حیات کیا ہے؟

مکمل ضابطہ زندگی کی حیثیت سے

اسلامی تعلیمات کے دو (پہلو) پہلو ہیں: ایک طرف اسلام زندگی کی بنیادی حقیقتوں پر روشنی ڈالتا ہے اور ہمیں بتاتا ہے کہ اس کائنات کی حقیقت کیا ہے اس میں انسان کا اصل مقام کیا ہے، زندگی کا مقصد کیا ہے اور جو اساسی قانون اس میں کارفرما ہے اس کی حقیقت کیا ہے؟ اسلام بنیادی عقائد کی شکل میں انسان کو زندگی کی حقیقتوں سے روشناس کرواتا ہے اور کائنات اور حیات کے بارے میں اسے صحیح زاویہ نظر عطا کرتا ہے۔ دوسری طرف اسلام ہمیں زندگی کا مفصل قانون پیش کرتا ہے تاکہ انسان افراط اور تفریط سے بچے کہ اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی کو اعتدال و توازن کی بنیاد پر استوار کرے اور کامیابی و کامرانی رہے۔ عقائد اور ضابطہ عمل کے اس مجموعے کا نام ہے اسلامی نظریہ حیات ہے۔ علوم عمرانی (عمرانیات) کی اصطلاح میں عقائد اور ضابطہ عمل کے اس مجموعہ کو "آئیڈیالوجی" کہا جا سکتا ہے۔ جدید عمرانی لٹریچر میں یہ لفظ ضابطہ فکر و عمل کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے جو اپنی فکری اور فلسفیانہ بنیاد رکھتا ہو اور سیاست اور معاشرت کے لیے بھی ایک واضح لائحہ عمل پیش کرتا ہو۔ لغات فلسفہ میں ڈاکٹر جارج پولس اس کی تعریف یوں کرتا ہے:

"عام نظریات کا کوئی ایسا ضابطہ یا کوئی ایسا پروگرام جس کی اساس فکر و فلسفہ پر ہو۔"

اسی طرح مشہور ماہر لسانیات ویبسٹر اس کی یہ تعریف کرتا ہے:

"کسی تہذیبی، سیاسی یا معاشرتی تحریک کے حامل مطلوبہ لائحہ عمل کا علمی بیان۔"

جب ہم اسلامی نظریۂ حیات کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں تو اس سے وہ نظامِ فکر و عمل اور وہ تہذیبی اور تمدنی لائحہ عمل مراد ہوتا ہے جو کہ اسلام نے پیش کیا ہے۔ نظریہ حیات کی اہم خصوصیت یہی ہے کہ وہ اپنے خاص نظامِ فکر کی روشنی میں زندگی کے مختلف شعبوں کے متعلق راہنمائی کرتا ہے۔ اور جس طرح ہار کے موتیوں کو ایک رسی یا سر رشتہ باہم منسلک رکھتا ہے اسی طرح ہر نظریہ حیات کی ایک مشترک روح زندگی کے تمام شعبوں کے پروگراموں کو جوڑ کر ایک وحدت بنا دیتی ہے۔ یہی وحدت ہے جو کہ زندگی میں حسن پیدا کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے قرآن کریم میں ایمان اور عمل صالح دونوں کا ذکر ایک ساتھ آیا ہے اور ایک کے بغیر دوسرا دراصل ناممکن ہے۔

کیا دیگر مذاہب بھی اسلام کی طرح انسان کو ایک مکمل نظامِ حیات عطاء کر سکتے ہیں؟

جب ہم دیگر مذاہب جیسے کہ عیسائیت، ہندومت، بدھ مت اور یہودیت وغیرہ کا تقابلی مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ یہ تمام مذاہب انسان کو انفرادی یا اجتماعی زندگی گزارنے کیلئے کوئی جامع نظام پیش نہیں کرتے۔ بلکہ یہ مذاہب صرف چند عبادات اور رسومات تک محدود ہیں اور انسان کی انفرادی، اجتماعی، معاشی، معاشرتی اور سیاسی ضروریات اور مسائل کے حل کیلئے کوئی لائحہ عمل پیش نہیں کرتے۔ مثال کے طور پر بدھ مت یا عیسائیت مکمل نظامِ زندگی نہیں۔ ان دونوں مذاہب کا موضوع محض اخلاق ہے لہٰذا یہ مکمل نظامِ زندگی نہیں ہے جو کہ انسان کی تمام شعبوں میں رہنمائی کر سکے۔ ہندومت اور یہودیت اس اعتبار سے کچھ بہتر ہیں کہ وہ ضابطہ اخلاق سے بڑھ کر تھوڑی بہت ہدایت بھی دیتے ہیں۔ لیکن ہندومت میں ذات پات کی تقسیم اور حدود ہند تک محدودیت اس کو عالمی اور جامع مذہب بننے سے قاصر ہے اور یہ جدید دور میں کوئی انقلاب پیدا کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستان میں منوسمرتی کی بجائے نئے قوانین بنائے جاتے ہیں۔ اسی طرح یہودیت ایک نسل تک

محدود ہے۔ یہودی خود بھی تبلیغ نہیں کرتے اور نہ یہ بات پسند کرتے ہیں کہ کوئی ان کا مذہب اختیار کرے۔ چونکہ ان دونوں مذاہب کے عقائد انتہائی سخت اور بے لچک ہیں جس کی وجہ سے یہ کوئی جامع نظام پیش نہیں کر سکتے۔ ہندومت اور بدھ مت کے سلسلے میں تو یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ رہی یہودیت اور عیسائیت تو ان کی مقدس کتب بھی شاہد ہیں کہ حضرت موسیٰ ؑ اور حضرت عیسیٰ ؑ نے اپنے بعد ایک آنے والے کی خبر دی تھی جو دین کو مکمل کرے گا۔ تورات میں ایک جگہ ارشاد ہے:

"میں ان کیلئے (یعنی ان کے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کروں گا، اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے فرماؤں گا وہ سب ان سے کہے گا۔"

اسی طرح حضرت عیسیٰ ؑ نے فرمایا:

"لیکن وہ فارقلیط (احمد ﷺ) یا پاکیزگی کی روح ہے، جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا، وہی تمہیں سب چیزیں سکھائے گا، اور سب باتیں جو میں نے تم سے کہیں ہیں تمہیں یاد دلائے گا۔"

اسی طرح حضرت عیسیٰ ؑ نے بھی اپنے کلام کو نامکمل قرار دیا اور یہ بھی بتایا کہ دین کو مکمل کرنے والا آئے گا۔

حاصل کلام:

اسلام دوسرے تمام مذاہب کے مقابلے میں خاص ہے کیونکہ یہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور نہ صرف عبادات اور رسومات تک محدود ہے بلکہ زندگی کے تمام شعبوں میں انسان کی مکمل راہنمائی کرتا ہے اور زندگی گزارنے کے لیے ایک لائحہ عمل پیش کرتا ہے